https://www.ashrafia.net

# شیطان کے مکروفریب سے بچنے کے طریقے

حضرت فخر المشائخ ابو المکرّم ڈاکٹر
**سید محمد اشرف** الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب

ناشر اشرف پبلیکیشنز، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

https://www.ashrafia.net

# شیطان کے مکروفریب
# سے بچنے کے طریقے

مصنف:

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم

ڈاکٹر **سید محمد اشرف** الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

**مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب**

ناشر

اشرف پبلیکیشنز، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

https://www.ashrafia.net

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: شیطان کے مکروفریب سے بچنے کے طریقے

مصنف : فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

صفحات : ۲۴

تعداد : ۱۰۰۰

اشاعتِ اوّل: ۲۰۱۸ء

اشاعت ثانی: ۲۰۲۴ء

ڈیزائننگ رکمپوزنگ: محمد ابراہیم اشرفی رمحمد اجواد عطاری

ناشر: اشرف پبلیکیشنز، کراچی۔

ملنے کا پتہ: درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد (فردوس کالونی) کراچی

قیمت: -/25 روپے

www.ashrafia.net

# فہرست


ابتدائیہ ........................ ۴

شیطان کے مکروفریب سے بچنے کے طریقے .................. ۶

شیطان سے بچنے کا پہلا طریقہ ........................ ۸

ہمارے پیرومرشد کا عمل ........................ ۱۰

چوبیس گھنٹے نماز میں ........................ ۱۲

شیطان سے بچنے کا دوسرا طریقہ ........................ ۱۳

شیطان سے بچنے کا تیسرا طریقہ ........................ ۱۳

صحبت میں بیٹھنے سے کیا ہوتا ہے؟ ........................ ۱۵

شیطان سے بچنے کا چوتھا طریقہ ........................ ۱۷

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ............ ۱۸

سبق آموز حکایت ''عابد اور شیطان'' ........................ ۱۹

مرید ہونے کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟ ........................ ۲۲

مریدین کے لیے ہدایت ........................ ۲۴

https://www.ashrafia.net

# ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی ونسلموا علی رسولہ الکریم

آج کل خانقاہی نظام تنزلی کا شکار ہے،اس کی وجہ یہ ہے کہ پیرانِ عظام نے اسلاف کے طور وطریقے کو چھوڑ دیا۔مریدین کی تربیت کا کوئی خاص اہتمام نہیں،اکثر خانقاہوں میں ایسا کوئی پروگرام نہیں ہوتا کہ جہاں مریدین ومعتقدین کی باقاعدہ تربیت کی جائے اور انہیں تصوف اور طریقت کی تعلیم دی جائے لیکن الحمدللہ! آج کے اس پُرفتن دور میں جب کہ ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں اور نئی نئی باتیں، نئی نئی چیزیں سامنے آرہی ہیں۔ایسے وقت میں بہت سی خانقاہیں اور درگاہیں ایسی ہیں کہ جہاں اب بھی اسلاف کے طریقے پر تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔مریدین کا تذکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کرایا جاتا ہے آج بھی ایسی شخصیات موجود ہیں جو مریدین کی تربیت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور وہ حضرات اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خانقاہی نظام کو قائم رکھے ہوئے ہیں اور اسی نہج پر چلا رہے ہیں،جس پر بزرگانِ دین اولیائے کاملین نے اس نظام کی بنیاد رکھی۔

ان خانقاہوں میں پاکستان میں سلسلہ عالیہ اشرفیہ کا سب سے بڑا مرکز درگاہِ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی ہے، جہاں حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے فرزند اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما ہیں۔سب سے پہلے حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے مریدین کے لیے تربیتی نشست کا اہتمام فرمایا۔آپ ہر جمعہ کو بعد نمازِ عشاء یہ نشست منعقد کرتے تھے اور مریدین کو طریقت کی تعلیم دیتے تھے۔

https://www.ashrafia.net

آپ نے باقاعدہ مریدین اور معتقدین کو چلہ کشی کرائی، دعائے حزب البحر، اللہ الصمد اسماءالحسنٰی اور دیگر اوراد و وظائف کے چلے مریدین کو کرائے۔ آپ نے ۲۰۰۵ء میں وصال فرمایا، آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر و جانشین فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہیں، چنانچہ ہر اتوار کو بعد نمازِ عصر تا مغرب مریدین کے لیے روحانی تربیتی نشست منعقد کی جاتی ہے۔ جس سے آپ خطاب فرماتے ہیں اور مریدین و معتقدین کو طریقت کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ ۲۰۰۵ء سے تادم تحریر جاری ہے۔ آپ کی یہ تمام نشستیں ہماری ویب سائٹ پر اور یوٹیوب پر موجود ہیں، جس سے لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ اب ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ ان نشستوں کو تحریر میں لاکر چھپوایا جائے تاکہ عوام و خواص اس سے مستفید ہوسکیں یہ کتابچہ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ ان شاءاللہ آئندہ بہت جلد دیگر اہم موضوعات پر جو نشستیں ہوئی ہیں، وہ بھی ہم آپ کے سامنے کتابچوں کی صورت میں پیش کریں گے۔

مولیٰ تعالیٰ! ہماری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے ہم سب مریدین معتقدین اور متعلقین سلسلہ اشرفیہ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

خاک پائے مرشد من

مولانا عرفان اشرفی

https://www.ashrafia.net

نحمدہ ونصلی ونسلموا علی رسولہ الکریم

ارشادِ ربانی ہوا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔ (پارہ:۲، سورۃ البقرۃ، آیت:۲۰۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ شیطان ازل سے ہی انسان کا دشمن ہے اور مختلف طریقوں سے انسان کو بہکانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے پاس ہزار قسم کے ایسے جال ہیں جس میں وہ انسان کو پھنسالے اور خاص طور پر جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں ان پر اس کا حملہ ضرور ہوتا ہے۔ ظاہر ہے جو ٹیڑھے راستے پر ہیں ان کو بہکانے کی ضرورت ہی نہیں وہ تو چل رہے ہیں اس کے حساب سے۔ جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں اور راہِ سلوک طے کرنے والے ہیں ان پر وہ اسی انداز میں حملہ کرتا ہے اور ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اس دشمن سے ہوشیار رہیں۔ اب دشمن بھی کئی قسم کے ہیں ایک دشمن تو وہ ہے کہ جو ہم پر حملہ کرے تو ہمیں نظر آجائے ہم اس کو دیکھیں یعنی ہم جانتے ہیں یہ شخص ہمارا دشمن ہے، اب جس دشمن کو آپ جانتے ہیں وہ آپ کو نظر آتا ہے، اس سے بچنے کی صورت تو آپ کر سکتے ہیں کوئی تدبیر کر سکتے ہیں، اپنی حفاظت کر سکتے ہیں اس لیے کہ آپ اس دشمن کو دیکھ رہے ہیں۔ جہاں سے بھی حملہ کرے گا آپ دیکھ لیں گے آپ نے دور سے دیکھا دشمن آرہا ہے آپ نے اپنا راستہ بدل لیا آپ نے دیکھا قریب پہنچ گیا ہے تو آپ دوڑ کر دور چلے گئے یا اور کوئی اپنی حفاظت کا

https://www.ashrafia.net

انتظام کرلیا لیکن یہ اس کے لیے جس کو دشمن نظر آ رہا ہے۔ شیطان ایسا دشمن ہے کہ جس کا دشمن ہونا یقینی ہے لیکن یہ نظر بھی نہیں آتا، اب وہ دشمن جو نظر نہ آئے وہ کتنا خطرناک ہے جو دشمن نظر آ رہا ہے اس سے آپ نے اپنی حفاظت کرلی لیکن یہ شیطان نظر نہیں آتا کیونکہ دشمن آپ کو دیکھ رہا ہے آپ اس کو نہیں دیکھ رہے تو یہ کتنا خطرناک دشمن ہے کہ دشمن تو ہمیں دیکھتا ہو اور ہم اسے نہ دیکھتے ہوں یہ کتنی خطرناک بات ہے۔ ہمیں پتا ہی نہیں کہاں سے آ رہا ہے؟ کہاں سے حملہ آور ہو رہا ہے؟ اس لیے کہ ہمیں نظر نہیں آتا وہ قریب بھی آکر بیٹھ جائے تو ہمیں پتا نہیں، سامنے سے آ رہا ہے تو پتا نہیں، دور ہے تو پتا نہیں، قریب ہے تو پتا نہیں، اس لیے کہ نظر نہیں آ رہا۔ جو دشمن نظر نہ آئے وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے تو اب بتائیں جو دشمن نظر نہ آئے اس سے کیسے بچیں؟ اس سے بچنے کی تدبیر کیا ہے؟ جب تک نظر نہیں آئے گا تو ہم بچیں گے کیسے؟۔ جب ہم پریشان ہوئے کہ ہم کیا کریں؟ اس دشمن شیطان سے کیسے بچیں؟ تو ہمیں قرآنِ پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ملا کہ: وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ: ''اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''۔ اس کی دشمنی کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے بلکہ کھلی ہے ازل سے چل رہی ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اور قیامت تک چلتی رہے گی تو اب ہم کیا کریں؟ جو دشمن نظر نہ آئے اس سے کیسے بچیں جو ہمیں دیکھتا ہے ہم اسے نہیں دیکھتے تو اس کے لیے بزرگانِ دین اولیاء کاملین نے ایسا بہترین طریقہ بتایا کہ دیکھو جو دشمن نظر آئے اس سے تو تم اپنی حفاظت کرسکتے ہو اور جو دشمن نظر نہ آئے یعنی وہ دشمن تمہیں دیکھتا ہو تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس ذات کی

https://www.ashrafia.net

پناہ حاصل کرو جو ذات اسے دیکھتی ہو یہ اُسے نہ دیکھتا ہو اب شیطان ہمیں دیکھتا ہے اور ہم اسے نہیں دیکھتے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اسے دیکھتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔ اللہ کی پناہ میں آجاؤ تم شیطان سے محفوظ رہو گے اس لیے ہم کہتے ہیں۔ اعوذباللہ من الشیطن الرجیم ترجمہ: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ جو اللہ کی پناہ میں آگیا سمجھو وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو گیا اس طرح ہم اس سے بچ سکتے ہیں۔ یہ ایسا خطرناک دشمن ہے جیسا آدمی دیکھتا ہے ویسا ہی کام کرتا ہے۔ کوئی عابد ہے تو اُسے ویسے ہی بہکاتا ہے، کوئی عالم ہے تو اُسے ویسے ہی بہکاتا ہے، کوئی دنیا دار ہے تو اسے ویسے ہی بہکاتا ہے، غرض یہ کہ جیسا آدمی دیکھے گا ویسے ہی بہکائے گا اس لیے کہ یہ تو سب سے بڑا عالم ہے فرشتوں کا استاد ہے۔ جس نے فرشتوں کو پڑھایا ہو اس سے بڑا عالم کون ہوگا؟ ہر ایک کی فطرت کو جانتا ہے، ہر ایک کے مزاج کو جانتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اب اس سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے وہ ہم نے بتا دی کہ اللہ کی پناہ میں آجاؤ جو اللہ کی پناہ میں آگیا وہ شیطان کے مکر وہ وفریب سے محفوظ ہو گیا۔

## شیطان سے بچنے کا پہلا طریقہ:

شیطان سے بچنے کے چار طریقے ہیں، اس سے بچنے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز، اگر آپ اس پر قائم ہو گئے ثابت قدم ہو گئے سمجھیں آپ شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو گئے۔ پانچ وقت نماز پہلی چیز کیسے؟ ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سوال فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَئَیْتُمْ لَوْ

https://www.ashrafia.net

اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يُبْقِىْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٍ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِىْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

(مسلم شریف، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا و ترفع بہ الدرجات، رقم الحدیث ۶۶۷)

**ترجمہ:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اس (کے بدن) پر بالکل میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہی ہے اللہ تعالیٰ ان کے سبب (بندے کے سارے) گناہ مٹا دیتا ہے''۔

جب انسان دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے جب نماز پڑھے گا تو وضو بھی کرے گا بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور یکایک مسکرائے اور رفقاء سے فرمانے لگے جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اس سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا: ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی جگہ وضو فرمایا تھا اور بعدِ فراغت مسکرائے تھے اور صحابہ کرام سے فرمایا تھا: جانتے ہو میں کیوں مسکرایا تھا؟ صحابہ کرام نے عرض کی اللہ و رسولہ اعلم اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں

https://www.ashrafia.net

دھونے سے پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں‘‘۔

(مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۳۰ رقم الحدیث ۴۱۵ دار الفکر ۔بیروت)

اب گناہوں سے پاک صاف ہوکر اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہے۔ایک دن میں پانچ مرتبہ آپ نے وضو کیا پانچ مرتبہ گناہ جھڑ گئے اور پانچ مرتبہ وضو کرنے سے شیطان آپ سے دور ہوگیا اس لیے کہ جب انسان باوضو ہوتا ہے تو شیطان خود بخود اس سے دور ہوجاتا ہے اس کے خیالات پاکیزہ ہوجاتے ہیں اسی لیے بزرگانِ دین اولیاء کاملین یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ’’ہمیشہ باوضو رہو‘‘۔آپ سب کے لیے بھی یہی ہدایت ہے آپ سب اہلِ طریقت ہیں کوشش کریں کہ ہمیشہ باوضو رہیں اور رہ سکتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، جب آپ حاجت سے فارغ ہوں تو فوراً وضو کرلیں، اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کہیں آپ کو وضو کا پانی نہیں ملا تو اُس وقت بھی آپ ہر قسم کی مشکل سے بچ جائیں گے کیونکہ آپ کا وضو پہلے سے ہوگا ورنہ پانی کی تلاش میں گھومنا پڑے گا اور جو شخص ہمیشہ باوضو رہتا ہے فرشتے اس کے دوست بن جاتے ہیں اللہ کی رحمتیں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

## ہمارے پیر و مرشد کا عمل:

میرے والد گرامی اور پیر و مرشد اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔راقم نے جب سے ہوش سنبھالا انہیں کبھی بے وضو نہیں دیکھا، جب حاجت ضروریہ سے فارغ ہوتے فوراً وضو کرتے اور ہمیں بھی باوضو رہنے کی تلقین کرتے۔الحمد للہ! راقم ان کی اتباع میں اس عمل پر گامزن ہے۔

پانچ وقت نماز یہ پہلا طریقہ شیطان سے بچنے کا۔اب آپ دیکھیں اگر آپ نے تنہا ءنماز

https://www.ashrafia.net

پڑھی مسجد میں نہیں گئے کتنی دیر لگتی ہے نماز پڑھنے میں؟ ۱۰ منٹ لگتے ہیں جلدی جلدی پڑھی تو ۵ پانچ منٹ لیکن جلدی نہیں آرام سے تعدیلِ ارکان کے ساتھ پڑھیں۔ ہماری کیفیت تو یہ ہے کہ اگر کوئی دیکھ رہا ہے تو بڑے آرام سے ٹھہر ٹھہر کے لمبے لمبے سجدے اور کوئی نہیں دیکھ رہا تو جلدی جلدی پڑھتے ہیں معاذ اللہ جیسے بوجھ تھا اتار کر پھینک دیا ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ خشوع وخضوع اور اطمینان کے ساتھ ایسے نماز پڑھنی چاہیے جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ غرض یہ کہ اگر دس منٹ ایک نماز میں لگتے ہیں تو پچاس منٹ پانچ نمازوں کے ہو گئے تو اس طرح چوبیس گھنٹوں میں سے صرف پچاس منٹ اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دیجئے۔ اب پچاس منٹ جو نماز میں صرف ہوئے آپ شیطان سے دور ہو گئے اور اگر جماعت کے ساتھ ہیں اور سکون واطمینان کے ساتھ نماز پڑھی ہے تو ۱۵ منٹ اور اگر جماعت سے پہلے پہنچ گئے اور ابھی نماز میں دیر ہے آپ ۱۰ دس منٹ پہلے پہنچ گئے یا ۱۵ پندرہ منٹ پہلے پہنچ گئے۔ جمعہ کی نماز ہے تو آدھے گھنٹے پہلے پہنچ گئے چلو مولانا صاحب کی تقریر بھی سن لیں آج کل تو لوگ تقریر سنتے ہی نہیں اور انتظار کرتے ہیں کہ جب خطبہ شروع ہو گا تب جائیں گے۔ مولوی صاحب تو ایسے ہی بولتے رہتے ہیں اور اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں کہ اگر پہلے جائیں گے اور انتظار کریں گے تو وہ سارا وقت نماز میں شمار کیا جائے گا کیونکہ انتظارِ صلوٰۃ بھی صلوٰۃ میں داخل ہے۔ اب اگرچہ ہمیں نمازِ جمعہ میں ۱۵ منٹ لگے مگر کیونکہ ہم ایک گھنٹہ پہلے آئے تھے اس لیے ان شاء اللہ ہمارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا کہ ہم نے ایک گھنٹہ نماز پڑھی۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں ثواب عطا کرنے کے لیے کیسے کیسے ذرائع رکھے ہیں مگر پھر

https://www.ashrafia.net

بھی لوگ جمعہ کا خطبہ شروع ہونے کا انتظار کرتے ہیں اور فرض نماز پڑھتے ہی باہر نکل جاتے ہیں۔ سنتیں اور نوافل نہیں پڑھتے نہ جانے کیوں نماز کو نعوذ باللہ بوجھ سمجھتے ہیں۔

احبابِ طریقت ! عبادت محبت کے ساتھ کیجیے، عبادت خشوع وخضوع کے ساتھ کیجیے عبادت پسندیدگی کے ساتھ کیجیے، عبادت اللہ کی رضا کے لیے کیجیے، پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور کتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ مت سمجھئے کہ یہ ایک بوجھ ہے اتار کر پھینک دیں گے، نہیں !!! بلکہ انتظار کریں کہ کب نماز کا وقت آئے اور میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوں۔ جب آپ اس طرح کریں گے تو اِدھر سے بھی رحمتیں نازل ہوں گی اُدھر سے بھی برکتیں نازل ہوں گی۔

## چوبیس گھنٹے نماز میں:

نیت یہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے ہمارے چوبیس گھنٹے نماز میں شمار ہوں گے اور وہ اس طرح کہ جب ہم نے فجر کی نماز پڑھی تو فوراً ہم نے نیت کر لی کہ ان شاء اللہ ہم ظہر پڑھیں گے اور جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو پھر نیت کی کہ ان شاء اللہ ہم عصر پڑھیں گے اور جب عصر کی نماز پڑھ لی تو اسی طرح مغرب کی نیت کر لی اور جب مغرب کی نماز پڑھ لی تو نیت کر لی کہ عشاء پڑھیں گے اور جب عشاء پڑھ لی تو یہ نیت کر کے سوئے کہ صبح اُٹھ کر فجر پڑھنی ہے غرض یہ کہ ہر نماز کے بعد اگر دوسری نماز کی نیت کر لیں اور انتظار کریں تو ہمارے چوبیس گھنٹے نماز میں اور عبادت میں لکھے جائیں گے کیونکہ انتظارِ صلوٰۃ، صلوٰۃ میں داخل ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ: مومن کا چلنا پھرنا عبادت، مومن کا سونا جاگنا عبادت، مومن کے ۲۴ چوبیس گھنٹے عبادت ہی عبادت۔ یہ کیسے عبادت ہوا؟ اس طرح کہ اس

https://www.ashrafia.net

کے ذہن میں یہی ہے کہ مجھے اللہ کی بارگاہ میں حاضری دینی ہے۔

پہلا طریقہ جو شیطان سے بچنے کا ہے وہ ہے پانچ وقت نماز، جو تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر فرض ہے اگر آپ یہ کام کرلیں گے تو شیطان کے حملوں سے محفوظ ہوجائیں گے

## شیطان سے بچنے کا دوسرا طریقہ:

شیطان سے بچنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ دن میں کم از کم ۱۰۰ سو مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اگر ہر شخص دن میں کم سے کم ۱۰۰ سو مرتبہ استغفار پڑھ لے تو شیطان کے حملوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے اگر یقین نہ آئے تو خود تجربہ کرکے دیکھ لیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ استغفار پڑھ لیں اور اس میں کوئی مشکل نہیں ہمارا ویسے ہی اتنا وقت فضول کاموں میں نکل جاتا ہے اور اس میں کوئی زیادہ وقت بھی نہیں لگتا بہت زیادہ ہوئے تو ۱۰ منٹ لگیں گے۔ اگر یہ نہیں کرسکتے تو چلیں آپ ۱۰ دس مرتبہ پڑھ لیں ہر نماز کے بعد تو پانچ نمازوں میں پچاس ہو گئے۔ اوّل تو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں ایک تسبیح پڑھنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی اگر ہم لازم کرلیں کہ ہم ہر نماز کے بعد ایک تسبیح استغفار پڑھیں گے اور اگر ہر نماز کے بعد پڑھ لی تو ۵۰۰ پانچ سو مرتبہ ہوجائے گی پھر تو شیطان دور ہی بھاگ جائے گا۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ جب بھی آپ خالی بیٹھیں اس کا ورد کرتے رہیں غلط خیالات خودبخود دور ہوں گے، ذہن پاکیزہ ہوجائے گا اور اچھے خیالات پیدا ہوں گے۔

## شیطان سے بچنے کا تیسرا طریقہ:

تیسرا طریقہ ہے نیک لوگوں کی صحبت۔ صحبتِ صالح اختیار کرنا یہ بھی شیطان کے حملوں

https://www.ashrafia.net

سے بچاتی ہے شیطان سے دور کرتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جیسی صحبت میں بیٹھتا ہے اسی رنگ میں رنگ جاتا ہے اور اگر کبھی بُری صحبت میں بیٹھنے والے لوگوں کو ہم روکتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ حضرت ہم کچھ کرتے تھوڑی ہیں ہم تو صرف بیٹھتے ہیں، جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں وہ ہم نہیں کرتے ہم تو خالی بیٹھتے ہیں۔میں نے کہا: بیٹھنا بھی غلط ہے، بیٹھ کر تم کچھ بھی نہ کرو خیالات ضرور گندے ہو جائیں گے، جب غلط باتیں آدمی سنے گا اور جب غلط باتیں کان سے ذہن میں جائیں گی، آپ ہزار بچنے کی کوشش کریں آپ کا ذہن ضرور غلط طرف جائے گا لیکن جب غلط صحبت میں بیٹھیں گے تو کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوگا اور اس کی ایک بہترین مثال یہ ہے کہ جو آدمی کوئلے کا کام کرتا ہے، آپ کچھ بھی نہ کریں آپ اس کے پاس جا کر بیٹھ جائیں، کپڑے ضرور کالے ہو جائیں گے کیونکہ جب خاک اُڑے گی تو وہ آپ کے کپڑوں کو بھی کالا کر دے گی اگرچہ آپ کچھ نہ کر رہے ہوں اسی طرح اگر آپ کسی عطر فروش کی دوکان کے پاس بیٹھیں کچھ بھی نہ کریں خوشبو ضرور پیدا ہوگی۔یہی نیک اور بد کی مثال ہے برے لوگوں میں بیٹھو گے کچھ بھی نہ کرو دل ضرور کالا ہو جائے گا اور بزرگوں کی صحبت میں آکر بیٹھو گے کچھ بھی نہ کرو بزرگوں کی خوشبو ضرور پیدا ہوگی، ان کا فیض حاصل ہوگا ان کی نگاہِ کرم بھی حاصل ہوگی نیک اور بد کی یہی مثال بالکل واضح ہے۔

حضرت سیدنا علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے کسی نے پوچھا کہ اللہ کی رحمت جب نازل ہوتی ہے اُس وقت نیک اور بد سب موجود ہوتے ہیں تو نیکوں پر برستی ہے یا بد پر بھی؟ آپ نے دو برتن منگوائے ایک بالکل پاک صاف ستھرا رکھ دیا دوسرا منگوایا نجس ناپاک

https://www.ashrafia.net

گندہ وہ رکھ دیا کہا بتاؤ بارش ہوگی تو کون سا برتن بھرے گا؟ جو صاف ستھرا برتن ہے یہ بھرے گا یا جو گندہ ہے وہ بھرے گا؟ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: ''دونوں ہی بھریں گے بارش جب آسمان سے ہوگی تو جو بھی چیز نیچے ہوگی وہ بھرے گی''۔ پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا: یہی مثال نیک اور بد کی ہے۔ اگر کسی محفل میں اللہ کی رحمتوں کی برسات ہو رہی ہو نیک اور بد دونوں موجود ہوں تو وہ رحمتیں تو نیکوں کی وجہ سے برستی ہیں لیکن جو بد موجود ہوں گے وہ بھی فیضیاب ہو جاتے ہیں۔ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا نیک محافل میں شرکت کرنا اللہ کی رحمت کا اپنے آپ کو مستحق بنانا ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ ہمیشہ علماء کی صحبت اختیار کریں، صوفیاء کی صحبت اختیار کریں، درویشوں کی صحبت اختیار کریں اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کی صحبت اختیار کریں۔

## صحبت میں بیٹھنے سے کیا ملتا ہے؟:

حدیثِ قدسی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ ربُ العالمین جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے: انا جلیس من ذکرنی ''جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے پاس بیٹھا ہوتا ہوں'' تو کیا وہ بیٹھتا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ تو اٹھنے بیٹھنے سے پاک ہے، وہ سونے جاگنے سے پاک ہے وہ کھانے پینے سے پاک ہے، وہ ہر چیز سے پاک ہے، بیٹھنا اُٹھنا، سونا جاگنا، کھانا پینا یہ سب تو مخلوق کی صفات ہیں اور وہ خالق ہے جب وہ بیٹھتا نہیں تو وہ کیوں کہتا ہے انا جلیس من ذکرنی ''جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے پاس بیٹھا ہوتا ہوں'' بیٹھنے کی مثال کا مطلب یہ ہے جو میرا ذکر کرتا ہے میں اُسے اپنا قرب ایسے عطا کرتا ہوں جیسے میں اس کے پاس ہی بیٹھا ہوں۔ جب آپ نے اس حدیث کو سمجھ لیا تو اب یہ سمجھئے کہ اللہ کا ہر ولی

اللہ کا ذکر کرتا ہے اور رب کائنات کا فرمان ہے کہ: جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے پاس بیٹھا ہوتا ہوں تو جب آپ کسی ولی کے پاس بیٹھیں گے اور ولی کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے تو اس کے پاس بیٹھنے کی برکت سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے گا اور دوسرا طریقہ بہت آسان ہے اس کے قریب ہو جاؤ جو اللہ کے قریب ہے۔ یہ بزرگانِ دین اللہ کے قریب ہیں تم ان کے قریب ہو جاؤ تو تم بھی اللہ کے قریب ہو جاؤ گے اس لیے ہم بزرگانِ دین اولیائے کاملین کی صحبت اختیار کرتے ہیں۔ ہم ریاضت و مجاہدہ کر نہیں سکتے تو بہترین صورت یہی ہے کہ ان کے قریب ہو جاؤ جو اللہ کے قریب ہیں تو صحبتِ صالح نیک لوگوں کی صحبت انسان کو شیطان سے دور کر دیتی ہے اور رحمن سے قریب کر دیتی ہے اور جب وہ رحمن سے قریب ہوتا ہے تو رحمتیں برکتیں خود بخود نازل ہوتی ہیں۔ جب شیطان دیکھتا ہے کہ یہ تو نیک لوگوں کی صحبت میں ہے تو پہلے اس کو جانے سے روکتا ہے اس کو پتا ہے یہ پہنچ گیا تو پھر میرا داؤ نہیں چلے گا اس کو راستے میں روک لو اس کو کہیں گھومنے پھرنے کے لیے لے جاؤ اس کو کسی اور مقام پر لے جاؤ اگر یہ بزرگوں کی صحبت میں پہنچ گیا تو پھر میں بہکا نہیں سکوں گا اس لیے روکتا ہے مختلف حیلوں سے بہانوں سے لیکن جب آپ تمام چیزوں کو تمام زنجیروں کو، تمام رکاوٹوں کو توڑ کر بزرگوں کے پاس آ جائیں گے تو سمجھ لیجئے کہ شیطان کے حملوں سے بچ گئے، اس کے حملوں سے محفوظ ہو گئے۔ اسی لیے وہ جانے سے روکتا ہے اور اگر کسی نیک کام کوئی رکاوٹ پڑے تو سمجھ لو کہ شیطان کی طرف سے رکاوٹ ہے یہ بیٹھے گا تو سیدھے راستے پر ٹیڑھے راستے پر کبھی نہیں بیٹھے گا اور جو سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا

اسی لیے ان تمام خطرات سے، اس کے حملوں سے، اس کے مکروفریب سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے گزر جاؤ تو حقیقت میں کامیاب ہو۔ اگر اس کے داؤ میں، اس کے حملوں میں، اس کے شکنجے میں، اس کے جال میں جو اس نے ڈالے ہیں اس میں پھنس گئے تو ناکام ہوجاؤ گے اسی لیے یہ طریقے ہم آپ کو بتارہے ہیں۔

## شیطان سے بچنے کا چوتھا طریقہ:

اس سے بچنے چوتھا طریقہ ہے اعمال میں اخلاص۔ اخلاص کے معنی کیا ہیں؟ یہ بھی تصوف کی ایک اصطلاح ہے اخلاص کے معنی ہیں خالص اللہ کی رضا کے لیے عبادت کرنا۔ نماز اس لیے نہیں پڑھنی کہ لوگ مجھے نمازی کہیں، حج اس لیے نہیں کہ لوگ مجھے حاجی کہیں، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اس لیے نہیں کہ لوگ مجھے بڑا سخی سمجھیں ہر عمل صرف اللہ کی رضا کے لیے ہو اگر نیت میں خلوص ہے تو شیطان کے داؤ سے محفوظ اور اگر نیت میں ریاء کاری ہے دکھاوا آگیا ہے تو پھر شیطان بہت آرام سے حملہ کردے گا۔ قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ بیان فرماتا ہے۔

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ ط وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ۔ (پارہ:۸،سورۃ الاعراف،آیت: ۱۷)

ترجمہ: پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے اور ان کے بائیں سے اور تُو ان میں اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ”تجھے اجازت ہے کر حملہ جن کی نیتوں میں خلوص ہوگا ان پر تیرا داؤ نہیں چلے گا“۔ اجازت دے دی بہکاؤ، اس نے بہکانے کی کوشش شروع کردی

https://www.ashrafia.net

اور بڑے بڑے بزرگوں کو بہکانے کے لیے آیا لیکن ناکام ہوا۔

## حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عبادت کر رہے ہیں سر پر نور کی چادر تن گئی اور اس سے آواز آئی: **"اے عبدالقادر! آج سے ہر حرام چیز تم پر حلال کر دی نماز معاف ہوگئی"**۔ انہوں نے دیکھا سر پر نور کی چادر ہے اور حکم ہو رہا ہے نماز نہ پڑھو، ہر حرام چیز حلال ہوگئی۔ آپ نے فوراً لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو وہ نور کی چادر غائب ہوگئی اور شیطان ایک مکروہ صورت میں سامنے آگیا اور کہتا ہے: **"اے عبدالقادر! اس وقت تجھے تیرے علم نے بچالیا ورنہ میں تجھے گمراہ کر دیتا"**۔ آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا: **"میرے علم نے نہیں بچایا! میرے خدا کے فضل نے مجھے بچایا ہے"**۔ آج کا کوئی شخص ہوتا تو بڑا خوش ہوتا، چلو نماز معاف ہوگئی! نور کی چادر سے آواز آرہی ہے، ہماری کیفیت یہ ہے کہ ابھی تو آواز نہیں آئی پھر بھی نہیں پڑھتے اور اگر آواز آجاتی تو بالکل ہی نہیں پڑھتے اور کہتے: ارے نور کی چادر سے آواز آئی ہے لیکن وہ بھی عام انسان نہیں تھے۔ غوثِ اعظم علیہ الرحمہ تھے، ان کو بہکانا آسان کام نہیں تھا ان کی نیت میں خلوص تھا ان کی بنیاد ہی خلوص پر رکھی گئی تھی تقویٰ پر رکھی گئی تھی، پرہیزگاری پر رکھی گئی تھی جیسے ہی لاحول پڑھا چادر غائب ہوگئی، اللہ نے فرمایا: **"جن کی نیتوں میں خلوص ہوگا ان پر تیرا داؤ نہیں چلے گا"** تو جن کی نیتوں میں خلوص تھا وہ منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ بزرگانِ دین اولیاء کاملین نے جتنی عبادت کی، ریاضت کی، تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کی، کبھی بھی ریاء کاری کا خیال پیدا ہونے نہیں دیا۔ بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو چھپاتے رہے اور خود کو حقیر سمجھتے رہے حقیقت یہ

https://www.ashrafia.net

ہے کہ جنہوں نے اپنے آپ کو فقیر، حقیر اور ذلیل سمجھا، اللہ نے ان کو روحانیت کا بادشاہ بنا دیا اور روحانیت کی سلطنت عطا فرمادی اور جو دنیاوی بادشاہ ہیں جو اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتے تھے ان کا نام ونشان مٹ گیا۔ جب کہ بزرگانِ دین کو یہ مقام عطا فرمایا کہ ان کی ذات میں، ان کی آواز میں، ان کے ذکر میں، ان کی تقریر میں اور ان کی شخصیت میں ایسی کشش پیدا فرمادی کہ لوگ کھنچے آتے ہیں۔ غرض یہ کہ وہ تو اپنے آپ کو چھپاتے رہتے ہیں اور جنہوں نے کہا ہم کچھ نہیں خدا نے انہیں سب کچھ بنا دیا اور جو کہتا ہے میں کچھ ہوں تو سمجھ لو وہ کچھ نہیں ہے۔ اعمال میں خلوص کا مطلب یہی ہے کہ ہم نماز پڑھیں تو خالص اللہ کی رضا کے لیے پڑھیں، روزہ رکھیں تو اللہ کی رضا کے لیے، حج کریں تو اللہ کی رضا کے لیے، زکوٰۃ دیں تو اللہ کی رضا کے لیے، کسی کی مدد کریں تو اللہ کی رضا کے لیے جو بھی عبادت کریں خالص اللہ کی رضا کے لیے جب اعمال میں نیت میں خلوص ہوگا اُس کام میں برکت بھی ہوگی اور وہ کام پائے تکمیل تک پہنچ جائے گا ایسا نہیں ہوگا کہ وہ کام نامکمل رہ جائے جب بندہ خالص اللہ کی رضا کے لیے کام کر رہا ہوتا ہے تو رب تعالیٰ کی مدد اس کے کام میں شاملِ حال ہوتی ہے اور کام پائے تکمیل پہ پہنچ جاتا ہے اور اس کام میں رحمتیں برکتیں شامل ہوجاتی ہیں جس کی نیت میں خلوص ہوگا شیطان اس پر قابو نہیں پاسکتا۔

## سبق آموز حکایت "عابد اور شیطان":

ایک بزرگ نے ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شہر میں لوگ ایک درخت کی عبادت کرنے لگے درخت کو پوجنے لگے کچھ لوگ مل کر ایک عابد صاحب (عبادت کرنے والا) کے پاس آئے۔ لوگوں نے کہا: حضرت آپ کے ہوتے ہوئے دیکھیں لوگ درخت کی پوجا

https://www.ashrafia.net

کر رہے ہیں، درخت کی عبادت کر رہے ہیں۔اس عابد نے کلہاڑی اُٹھائی اور اس کی طرف چلے کہ ابھی جا کر میں اس درخت کو کاٹ دیتا ہوں، جب یہ درخت ہی نہیں ہوگا تو کوئی اس کی عبادت بھی نہیں کرے گا۔جب یہ قریب پہنچنے لگے تو شیطان انسانی شکل میں آگیا اور پوچھا: کہاں جا رہے ہیں؟ عابد نے کہا: میں وہ درخت کاٹنے جا رہا ہوں شیطان نے کہا: کیوں؟ عابد نے کہا: لوگ اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کر رہے ہیں، سجدے کر رہے ہیں، شرک ہو رہا ہے، میں ابھی جا کر اس کو ختم کر دیتا ہوں۔شیطان نے کہا: نہیں! میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔عابد نے کہا: نہیں! میں جاؤں گا۔دونوں میں لڑائی ہوئی۔عابد نے شیطان کو گرا دیا اور اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا، اب اس نے دیکھا کہ اس نے تو میرے اوپر قابو پالیا (یاد رکھیئے! شیطان کا ایک حربہ ہے لالچ، لالچ اگر انسان میں پیدا ہو جائے تو سمجھو آدمی بھی شیطان کے قبضے میں ہے) شیطان نے دیکھا کہ یہ میرے اوپر قابض ہو گیا ہے، تو اس نے کہا: اچھا دیکھو! ایسا کرو اگر تم ابھی یہاں سے واپس چلے گئے، اس درخت کو تم نے نہیں کاٹا تو روزانہ تمہارے تکیے کے نیچے سے دو اشرفیاں نکلیں گی۔اب عابد کے دل میں لالچ پیدا ہو گئی اور لالچ بھی شیطان کی ایک چال ہے، جس سے وہ انسان کو گمراہ کرتا ہے یہ فوراً سینے سے اتر گیا۔اس نے سوچا کہ چلو اچھا ہے روزانہ دو اشرفیاں ملیں گی واپس چلے چلو کلہاڑی رکھ دی۔اب ساری توجہ سارا خیال اسی طرف کہ صبح دو اشرفیاں ملیں گی، رات ہوئی، سو گئے، صبح اُٹھے تکیہ ہٹایا تو دو اشرفیاں مل گئیں۔عابد صاحب نے کہا: یہ تو بڑی اچھی بات ہے، دوسرے دن سوئے اور صبح اُٹھے تکیہ ہٹایا تو کچھ بھی نہیں۔حیران ہو گیا: ارے کیا ہوا؟ ایک ہی دن ملیں، اُس نے تو کہا تھا روزانہ دو

https://www.ashrafia.net

اشرفیاں ملیں گی، پھر دوبارہ کلہاڑی اٹھائی چلے، دیکھا کہ راستے میں شیطان انسانی شکل میں موجود ہے۔ پوچھا: کہاں جارہے ہو؟ کہا: میں درخت کاٹنے جارہا ہوں، وہاں شرک ہورہا ہے، لوگ درخت کے سامنے جھک رہے ہیں، درخت کی عبادت کررہے ہیں۔ شیطان نے کہا: میں نہیں جانے دوں گا، اس نے کہا: جاؤں گا، پھر لڑائی ہوئی لیکن اس مرتبہ کیا ہوا، شیطان نے اسے گرادیا اور عابد نے اپنے جسم میں کمزوری محسوس کی، اس کی روحانی قوت جو تھی وہ ختم ہوگئی۔ آخرایسا کیوں ہوا؟ اس لیے کہ لالچ پیدا ہوگئی، شیطان کے بہکائے میں آگیا، جب کمزوری محسوس کی اور شیطان اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا تو شیطان نے کہا: تو کچھ بھی کرلے میں تجھے آگے نہیں بڑھنے دوں گا، اس درخت تک نہیں جانے نہیں دوں گا، جب اس نے دیکھا میری طاقت کہاں گئی! پہلے تو میں نے اس کو گرادیا تھا اب اس نے مجھے گرادیا ہے۔ عابد نے پوچھا کہ: یہ کیا وجہ ہے؟ شیطان نے کہا: وجہ یہ ہے کہ اب تمہارے اندر سے اخلاص ختم ہوگیا ہے اور لالچ پیدا ہوگئی ہے پہلے تم جارہے تھے خالص اللہ کی رضا کے لیے کہ لوگ درخت کے سامنے جھک رہے ہیں میں اس کو ختم کردوں تاکہ لوگ خالص اللہ کی عبادت کریں، اُس وقت تمہاری نیت میں خلوص تھا، اس وجہ سے تم مجھ پر غالب آگئے تھے اور اب تمہارے اندر سے خلوص ختم ہوگیا، لالچ پیدا ہوگئی ہے، اس لیے میں اب تم پر غالب آگیا۔

یاد رکھیۓ! جس کے اندر لالچ پیدا ہوگی شیطان اس پر غالب آجائے گا۔ اسی لیے لالچ سے بچیۓ! آج کے دور میں بہت سی ایسی چیزیں چل رہی ہیں کبھی آپ کے پاس فون آتا ہے کہ آپ کا ٹکٹ نکل آیا ہے، انعام نکل آیا ہے پچاس لاکھ کا۔ ہمارے پاس بہت سے

https://www.ashrafia.net

ایسے لوگ آتے ہیں حضرت اگر یہ نکل جائے بس پھر کام ہو جائے۔ برائے مہربانی اس لالچ سے بچیئے، جوحق حلال کی روزی اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرما دے، وہی سب سے بہتر ہے۔اس لالچ میں آکر حلال مال جو ہوتا ہے وہ بھی گنوا دیتے ہیں۔اس لیے جب لالچ پیدا ہوگی تو خلوص ختم ہو جائے گا، روحانیت ختم ہو جائے گی، شیطان غالب آجائے گا شیطان سے بچنے کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اپنی نیتوں میں اخلاص پیدا کیجئے، اپنے ہر عمل میں اخلاص پیدا کیجئے، کوئی بھی کام ہو صرف اللہ کی رضا کے لیے کریں۔ جب آپ اللہ کی رضا کے لیے کریں گے تو اللہ تعالیٰ نیتوں کا حال جانتا ہے اس کو پتا ہے یہ لوگوں کو دکھانے کے لیے کر رہا ہے یا خالص میری رضا کے لیے کر رہا ہے۔ ہاں !اگر یہ خالص اللہ کی رضا کے لیے کر رہا ہے تو پھر اس میں رحمتیں برکتیں شامل فرما دیتا ہے اور اگر کام میں اخلاص نہیں ہوگا، ریاء کاری ہوگی تو سارا ثواب بھی ختم ہو جائے گا اور رحمتیں اور برکتیں بھی نہیں ملیں گی۔

## مرید ہونے کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟:

ہم بزرگانِ دین کی بارگاہ میں آتے ہیں تو اللہ کی رضا کے لیے اور ہمارا مرید ہونا بھی رب کائنات کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ افسوس کہ آج لوگ مرید تو ہوتے ہیں مگر کوئی شادی کے لیے کہ مرید ہو جاؤں تو میری شادی ہو جائے، مرید ہو جاؤں تو میری روٹھی ہوئی بیوی آجائے، مرید ہو جاؤں تو کاروبار میں ترقی ہو جائے۔ دراصل اس کام کے لیے مرید نہیں ہونا چاہیے۔ اگر مرید ہونا ہے تو اللہ کی رضا کے لیے ہو، مرید ہونا ہے تو عاقبت سنوارنے کے لیے ہو، آخرت درست کرنے کے لیے ہو، اگر فکرِ آخرت کے لیے مرید

https://www.ashrafia.net

ہوئے تو باقی کام تو خود بخود ہو جائیں گے۔ اگر آپ حقیقت میں اس لیے مرید ہوں کہ مجھے اللہ ربُ العالمین کا قرب حاصل ہو جائے، مجھے طریقہ مل جائے کہ میں کیسے اللہ کے قریب ہو جاؤں، اللہ کے نیک بندوں کی فہرست میں میرا نام شامل ہو جائے، میری آخرت درست ہو جائے۔ آخرت درست کرنے کی فکر کرو گے تو دنیا خود بخود درست ہو جائے گی اور اگر دنیا درست کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر معاملہ خراب ہو جائے گا، اس لیے ہمیشہ اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرو۔

تو اب آپ نے سمجھ لیا کہ یہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر یہ کسی انسان کے اندر پیدا ہو جائیں تو شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جائیں گے۔

۱) پانچ وقت نماز

۲) استغفار کی کثرت

۳) صحبتِ صالح (نیک لوگوں کی صحبت)

۴) اخلاصِ نیت (یعنی اعمال میں خلوص)

یہ چار چیزیں آپ نے سنیں اور پڑھی ہیں، صرف آپ کو سنیں اور پڑھنی نہیں ہیں، اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ پانچ وقت کی نماز کے بارے میں معلوم ہے تو اس کو پڑھنا بھی ہے مرتے دم تک ان شاء اللہ اور یہ اسی کی توفیق ہو گی جو ہم پڑھیں گے، ہماری کیا کوشش اور کیا عمل۔ ہمارے بزرگانِ طریقت اور مشائخِ طریقت نے ان تمام چیزوں کو بیان کیا اس کا پریکٹیکل کر کے دیکھا دیا کہ کس طرح شیطان کے حملے ہوئے اور کس طرح انہوں نے اپنے آپ کو اس سے بچا لیا اور اس سے بچ کر گزر گئے، اگر اس طرح آپ عمل کریں گے

https://www.ashrafia.net

توان شاء اللہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہیں گے۔

## مریدین کے لیے ہدایت:

مریدین کے لیے ہدایت یہ ہے کہ پہلی چیز پانچ وقت نماز اور دوسری چیز جو جو وظائف آپ کو بتائے گئے ہیں دعائے حزب البحر ہے، سورۃ المزمل ہے، اللہ الصّمد ہے جس کو جو بھی وظیفہ بتایا گیا ہے اس پر پوری استقامت کے ساتھ عمل کرے اور تیسری چیز درگاہ شریف (درگاہ عالیہ اشرفیہ) کی حاضری، یہ چیزیں بھی شیطان سے بچنے کے لیے ہیں پھر آپ کہیں گے آپ نے تو چار کہیں تھیں یہ تو پانچ ہو جائے گی۔ چار تو اپنی جگہ پر ہیں لیکن جو میں اور چیزیں بتا رہا ہوں یہ بھی اس سے بچنے میں بہت زیادہ آپ کو فائدہ دیں گی۔ وظائف کی پابندی اور پھر درگاہ عالیہ اشرفیہ کی حاضری، یہاں پر جتنے معمولات ہوتے ہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ سارے معمولات میں شرکت کریں کسی ایک میں بھی پابند ہو جائیں تو آپ کا کام ہو جائے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

آیئے دعا کریں کہ اے الہ العالمین! جو کچھ بیان کیا گیا اس کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرما، جس نے اس کتاب کو پڑھا مولیٰ ان کو عمل کی توفیق عطا فرما، بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ان سب کے علم میں، عمل میں اور عمر میں برکت عطا فرما، ان سب کے روزگار میں ترقی عطا فرما، ان سب کی ظاہری، باطنی، روحانی، جسمانی بیماریوں کو، پریشانیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور فرما اور اے رب العالمین! ہم سب کو بزرگانِ دین اولیاء کاملین سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم